ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

22-September-2016

برکاتِ مکّہ و مدینہ

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

1...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ...الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

2...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عمل ِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک غریب الوطن حاجی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب"**عُیُون الحکایات**" حصہ اوّل، ص 384 پر ایک حکایت نقل ہے، بڑی توجہ کے ساتھ سُنیے اور جھومیے: قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق ابراہیم خَوّاص رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مشہور وَلِیُّ اللّٰہ ہیں۔ یہ ایک شخص سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں تقریباً 17 سال تک جنگلوں اور صحراؤں میں پھرتا رہا اور مختلف مقامات پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا رہا۔ ان 17 سالوں میں مجھے جو سب سے زیادہ عجیب واقعہ پیش آیا وہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ گِھسٹ گِھسٹ کر چل رہا تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہ بہت سی مشکلات سے دوچار تھا۔ میں اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا اور مجھے اس پر ترس آنے لگا، میں نے قریب جا کر اسے

www.dawateislami.net

سلام کیا، اس نے میرا نام لے کر جواب دیا۔ اس کے منہ سے اپنا نام سُن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے اس سے پوچھا: آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے، پھر آپ نے میرا نام کیسے جان لیا؟

وہ کہنے لگا: جو ذات تجھے میرے پاس لائی ہے، اُسی نے مجھے تیری پہچان کرادی ہے۔ میں نے کہا: آپ نے بالکل دُرست فرمایا، واقعی میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: میں شہر بُخارا سے آرہا ہوں اور حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی طرف جارہا ہوں۔ یہ سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ نہ اس شخص کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ پھر یہ بُخارا سے یہاں تک کیسے پہنچا اور اب یہ مکّہ مکرّمہ تک جانا چاہتا ہے جو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے، یہ اکیلا وہاں تک کیسے پہنچے گا؟ میں انہی خیالات میں گم حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس شخص نے میری طرف جلال بھری نگاہ ڈالی اور کہنے لگا: اے ابراہیم! کیا تجھے اس بات پر تعجب ہورہا ہے کہ قادر وقدیر پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے کمزور اور چلنے پھرنے سے معذور بندے کو یہاں تک لے آیا۔ اتنا کہنے کے بعد اس شخص کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور وہ زار وقطار رونے لگا۔ میں نے اسے کہا: آپ بالکل پریشان نہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہر شخص کے ساتھ ہے، وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا۔ پھر میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہوگیا، میرا ابھی اس سال حج کا ارادہ تھا، جب میں مکے شریف پہنچا اور طواف کے لئے خانۂ کعبہ میں حاضر ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہی اپاہج (یعنی معذور) شخص مجھ سے پہلے خانۂ کعبہ پہنچا ہوا تھا اور گِھسٹ گِھسٹ کر طواف کرنے میں مشغول تھا۔ (عیون الحکایات حصہ اول، ص384 بتغیر قلیل)

یاخدا ایسے اسباب پاؤں کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو ارمان حج کا بڑا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جن لوگوں کے سینے مکے و مدینے کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں اور حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی حاضری کی تڑپ جن کے دلوں میں گھر کر چکی ہوتی ہے تو بڑی سے بڑی مصیبت و پریشانی بھی ان کے لئے کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک اللہ والا حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری کا اس قدر شوقین تھا کہ ہاتھ پاؤں کے بغیر، طرح طرح کی تکالیف میں جکڑے ہونے کے باوجود بھی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہ تھا، کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے والے مشکل حالات میں بھی بے سہارا نہیں رہتے ، بلکہ رحمتِ الٰہی ان کی دَستگیری فرماتی ہے، لہٰذا اس اللہ والے کا جذبہ بھی کچھ اسی قسم کا تھا، اسی لئے شوقِ حاضری میں حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی زیارت کے لئے دیوانہ وار گھسٹتا ہوا چلا جارہا تھا، اس اللہ عَزَّوَجَلَّ والے کی رفتار کا عالم تو دیکھئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَوَّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طواف کے لئے حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ شخص ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر طوافِ کعبہ میں مشغول تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ تعالیٰ نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بَیْتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ مُقَدَّس مقامات ہیں جن کی تعریف و توصیف آیاتِ قرآنیہ میں

www.dawateislami.net

موجود ہے چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت وعبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

پارہ 30 سُوۡرَۃُ الۡبَلَد کی آیت نمبر 1۔2 اور 3 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَاۤ اُقۡسِمُ بِھٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

ترجمۂ کنز الایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ (پ ۳۰: البلد: ۱ تا ۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی شان کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ خود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اس مقدس شہر کی قسم ارشاد فرمائی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی آنکھوں میں لندن و پیرس دیکھنے کے خواب سجانے کے بجائے مکے مدینے جیسے مقدّس و بابرکت مقامات کی زیارت کی تڑپ اپنے دل میں پیدا کریں اور شب و روز وہاں سے تقسیم ہونے والی عطاؤں، نوازشوں اور لازوال برکتوں سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لئے وہاں جانے

www.dawateislami.net

کا سامان کریں۔

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکّہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
میں مکّے میں جا کر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مجھے ہو گا پینا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص355-370)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ ان مقدّس شہروں کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! اب ہم اپنے سینوں میں مکے مدینے کی زیارت کا شوق بیدار کرنے کے لئے روحانیّت ونورانیّت سے بھرپور ان شہروں کی برکتوں پر مشتمل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چنانچہ

《1》مکہ مُکرمہ اور مدینۂ منورہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جسے عنقریب دَجّال روندتا ہوا نہ جائے، جبکہ ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے صفیں باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے، لہٰذا وہ ایک دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا پھر شہرِ مدینہ 3 مرتبہ لرزے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کفر و نفاق میں مبتلا ہر شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب لایدخل الدجال المدینۃ، ۱/ ۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۱)

《2》جو شخص حج کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرے کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو جہاد کے ارادے سے نکلے اور مر جائے تو اس کے لئے قیامت تک جہاد کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرۃ... الخ، ۲/ ۷۹، رقم: ۱۷۱۸)

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے چوکھٹ پہ تِری سر ہو مری روح چلی ہو

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۳۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکے اور مدینے کو کیسی کیسی خصوصیات سے نوازا ہے کہ دجّال جو ساری زمین کو روندے گا مگر اس کی مجال نہ ہوگی کہ وہ اپنے ناپاک قدم مکّے شریف اور مدینے شریف میں رکھ سکے۔

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی دَجّال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ چالیس (40) دن میں حرَمَیْنِ طیّبین کے سوا تمام رُوئے زمین کا گشت کرے گا۔ وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کریگا، جیسے بادل جس کو ہَوا اُڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہو گا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہو گی وہ حقیقۃً آگ ہو گی اور جو جہنم دکھائی دے گا، وہ آرام کی جگہ ہو گی اور وہ خدائی کا دعویٰ کریگا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کریگا اُسے جہنم میں داخل کریگا، مُردے زندہ کرے گا۔ زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اِسی قسم کے بہت سے شُعبدے (یعنی نظر بندی کے کھیل) دِکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے، اِسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا، ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے۔ مَدِیْنَہ طَیِّبَہ میں 3 زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علمِ الٰہی میں دجّال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (بہار شریعت، حصہ اول، 1/120۔121 ملتقطاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو فتنۂ دجّال سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حج وعمرے کے مُبارک سفر کے دوران اگر کسی کو موت آجائے تو اس خوش نصیب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے قیامت تک حج وعمرے کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مکے مدینے میں مرنے کی تمنّا دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی مانگا کریں، مدینے شریف میں مرنے کی ترغیب تو خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں دی ہے بلکہ مدینے شریف میں مرنے والے خوش نصیب کے لئے شفاعت کی خوشخبری بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا تم میں سے جس سے ہوسکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِهَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینة، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مُسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو، وہ کوشش بھی وہیں مرنے کی کرے تو وہیں قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بِلاضرورت مدینۂ پاک سے باہر نہ جائے تاکہ موت ودفن وہیں نصیب ہو۔

مزید فرماتے ہیں: میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس (30) چالیس (40) سال سے مدینۂ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خوف سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا بھی یہی دستور رہا، مزید فرماتے ہیں: (حدیثِ مبارکہ میں) شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے مزید درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضورِ انور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ساری ہی

www.dawateislami.net

اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔خیال رہے! کہ مدینۂ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۲۲ملتقطاً بتغیرِ قلیل)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کی تو کیا ہی بات ہے، یہ ہمیشہ سے عاشقوں کے دل کی دھڑکن بنا رہا، عاشقانِ رسول مدینے شریف کا تذکرہ سنتے ہی غمِ مدینہ میں اشکبار ہو جاتے ہیں اور مدینے شریف کی حاضری کے لئے مچلنے لگتے ہیں بلکہ یقیناً ہزاروں عُشّاق کی دلی خواہش ہو گی کہ مدینے شریف میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں موت آجائے اور کیوں نہ ہو کہ مدینے میں مرنے کی ترغیب وفضیلت نہ صرف حدیثِ پاک میں بیان فرمائی گئی ہے بلکہ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے عمل کے ذریعے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ ہم غُلامانِ رسول ،مدینے میں مرنے کی آرزو اپنے دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دُعا بھی مانگا کریں۔

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات سے اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بے حد محبت تھی، بالخصوص مدینے شریف سے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے پناہ محبت تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دلی آرزو تھی کہ مجھے موت بھی اُس شہر میں آئے جہاں میرے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں تاکہ جس طرح جیتے جی ان کا قُرب حاصل رہا، مرنے کے بعد بھی اسی طرح اُن کا قُرب نصیب رہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے شہر میں موت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی ... الخ، ۱/۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰)

چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ منورہ میں شہادت پائی۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس قابلِ رشک شہادت کی عظمت بیان کرتے ہوئے اور اس پر رشک کا اظہار کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! فجر کی نماز، مسجدِ نبوی، محرابُ النّبی، مصلّٰئ نبی میں شہادت پائی۔ (مراۃ المناجیح، ۴/۲۲۲بتغیر قلیل)

اے کاش مدینے میں مجھے موت یوں آئے چوکھٹ پہ تِری سر ہو مِری رُوح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زندگی ہمارے لئے پیروی کرنے کے لائق ہے، وہ حضرات مکے مدینے کی سرزمین سے سچی عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے، ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوجود بھی مکۂ مکرّمہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے زندگی کا کثیر حصہ اس مقدس شہر کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال استقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔ چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ 198 پر ہے کہ (قطبِ مکہ مکرّمہ) حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہند کے باشِندے اور جلیلُ القدر عالمِ دین تھے، چالیس(40) سال سے زائد مکّے

www.dawateislami.net

شریف میں رہائش اختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانۂ حج میں آپ بہُت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالحِجَّۃِ الحرام کی نویں (9) تاریخ کو اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللّٰہ کے سامنے بٹھادیا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وقت مولیٰ تعالیٰ نے ایسی قوّت عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۹۸ ملخصًا)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں   تُو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا   چلے طَیبہ پھر قافِلہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرَمّم، ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ قطبِ مکہ مکرّمہ حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی مہاجر مکی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوجود یہ کہ انتہائی بیمار ہیں اور بستر پر تشریف فرماہیں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہیں، کمزوری حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ ان کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، نیز حج کی سعادت حاصل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عروج پر تھی، گویا کہ ان کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو   جب تک جیوں میں عالمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۷۴)

لہٰذا جیسے ہی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حرمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف پی کر ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اظہار کردیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کھلا، دریائے رحمت جوش میں آیا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم

www.dawateislami.net

سے اُنہیں ایسی قوت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عرفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت بھی پانے میں کامیاب ہوگئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یاالله مِری جھولی بھر دے
گِردِ کعبہ خوب پِھرایا یاالله مِری جھولی بھر دے
میدانِ عَرفات دکھایا یاالله مِری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یاالله مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ آبِ زم زم وہ بابرکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیوگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیوگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیوگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لماشرب له، ۲/۱۳۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

www.dawateislami.net

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرزمینِ مکہ کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ حاصل ہے کہ اس مبارک سرزمین پر بَیْتُ اللہ شریف جلوہ گر ہے، یوں تو اگر شہرِ مکہ کو صرف یہی ایک شرف حاصل ہوتا تو بھی اس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا مگر قربان جایئے کہ اس کے علاوہ بھی اِس پُر نور شہر کے فضائل و خصوصیات اس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بیان کرتے اور سنتے چلے جائیں کیونکہ اس شہر میں جگہ جگہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجد، کنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکے شریف کی چند خُصوصیات کے مُتَعَلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** میں مکے شریف کی دلنشین خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❀ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے، ❀ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، ❀ یہیں کعبہ شریف ہے، ❀ یہیں اِس کا طواف کیا جاتا ہے اور ❀ نماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے ❀ مسجِدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نماز کے برابر ہے ❀ آبِ زم زم کا کنواں، حجرِ اَسود، مقامِ ابراہیم اور صَفا مَروَہ یہیں ہیں، ❀ مِیقات کے باہَر سے آنے والے بِغیر احرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، ❀ دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، ❀ جو اِس شہر مُقدَّس میں داخِل ہو جائے

www.dawateislami.net

اَمن پانے والا ہوگا، ❀ دن کا کچھ وَقت یہاں کی گرمی پر صبر کرلینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کر دیا جاتا ہے ❀ یہاں غارِ حرا ہے جہاں مَکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازِل ہوئی، ❀ یہاں پر ہر موسِم کے پھل ملتے ہیں، ❀ مِعراج اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ❀ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ یہیں واقع ہے، ❀ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس یہیں گزارے، ❀ حضرت سیِّدُنا امام مَہدی کی آمدِ باسعادت مکے شریف میں ہی ہوگی۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۰۰ بتغیرِ قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے شہرِ مکہ کی برکتوں اور بزرگوں کی اس شہر سے محبتوں پر مشتمل واقعات اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ آیئے اب ہم عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن، غم کے ماروں، بے سہاروں اور دکھیاروں کی امیدوں کے مرکز یعنی مدینے شریف کی بھی کچھ باتیں کرلیتے ہیں، برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، اُستادِ زَمن حضرت علامہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں فرماتے ہیں:

حسن حج کرلیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

ہاں ہاں وہی مدینہ کہ جس کا ذِکْر عاشقانِ رسول کے سینوں کو سُکون و اطمینان بخشتا ہے، جس کی زیارت کے لئے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیوانے بے حد مشتاق رہتے ہیں، عشاق جب شہرِ مدینہ یا گنبدِ خضرا کے نور برساتے مناظر کو تصویروں وغیرہ میں دیکھتے یا کسی کی زبانی اس کا تذکرہ سنتے ہیں تو ان کی حالت غیر ہوجاتی ہے، غمِ مدینہ میں ان کی آنکھیں اشکبار اور دل وہاں کی حاضری کے لئے بے قرار ہوجاتے ہیں، گویا اس وقت ان کے دل کی فریاد کچھ اس طرح ہوتی ہے:

www.dawateislami.net

آنے، بیہوشی طاری ہونے اور دل کی دھڑکن بڑھ جانے کا غلبہ رہتا ہے۔ (اردو لغت، ۱۳/ ۵۳ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جس پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہم بے پناہ محبت کرتے ہیں، خود وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینے سے بہت محبت کیا کرتے ہیں، لہٰذا محبتِ رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی نہ صرف میٹھے مدینے کی محبت بلکہ مدینے کے کُوچہ و بازار کی محبت، وہاں کے گلشن و کوہسار کی محبت، اس کے در و دِیوار کی محبت، اس کے پُھول حتی کہ اس کے خار تک کی محبت اپنے دل میں بسائے رکھیں، اس کی یاد میں تڑپیں اور اس کی باادب حاضری کی نہ صرف آرزو کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دُعائیں بھی مانگیں۔

غریب جائے کہاں یاربّ تڑپتی رُوح کو لے کر
تجھے محبوب کا صدقہ تُو پہنچادے مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کہ محبت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جس سے محبت کی جائے، اس سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے بھی محبت کی جائے اور بالخصوص جس سے محبوب کو محبت ہو، اس سے تو انتہائی محبت و عقیدت رکھی جائے، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینے کی سرزمین سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر کبھی مدینے سے باہر سفر کو جاتے تو واپسی پر مدینے کے در و دیوار دیکھتے ہی جلد سے جلد وہاں قدم رنجا فرمانے کی کوششیں کِیا کرتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے:

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے آتے اور مدینۂ پاک کی دیواروں کو دیکھتے تو مدینے سے محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے اور اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے اَیڑ لگاتے (بخاری

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت
پلاؤ بُلوا کے جامِ الفت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت، سدا حضوری کی پاؤں لذّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فُرقت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت
عطا ہو مجھ کو غمِ مدینہ، تپاں جگر چاک چاک سینہ
بڑھے محبت کی خوب شِدّت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت
حُسین ابنِ علی کا صدقہ، ہمارے غوثِ جلی کا صدقہ
عطا مدینے میں ہو شہادت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت
ہر اِک نبی ہر ولی کا صدقہ، تجھے تری ہر گلی کا صدقہ
دے طیبہ میں مرنے کی سعادت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و حرمت کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس مبارک بستی میں نہ تو دجال داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی طاعون جیسی مُہلک بیماری کیونکہ مدینے شریف کی راہوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے معصوم فرشتے مقرّر ہیں جو ہرگز ہرگز شہر مدینہ کے اندر طاعون اور دَجال کو داخل نہیں ہونے دیں گے جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مدینے کے راستوں پر فرِشتے (پہرہ دار) ہیں، لہٰذا اس میں طاعون اور دجّال داخل نہ ہوں گے۔

(بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب لایدخل الدجال المدینۃ، ۱/۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۰)

طاعون ایک وبائی بیماری ہے جس میں بغل یا ران پر پھوڑا نکلتا ہے، اس کا زہر اتنا خطرناک ہوتا ہے کہ اس بیماری میں مبتلا شخص کے بچ جانے کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے، عموماً اس بیماری میں اُلٹیاں

www.dawateislami.net

سے محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے اور اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے اَیڑ لگاتے (بخاری ،کتاب فضائل المدینہ، ۱۱-باب، ۱/۶۲۰، حدیث: ۱۸۸۶)

مُفَسّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینۂ پاک اتنا پیارا تھا کہ ہر سفر سے واپسی میں یُوں تو معمولی رفتار پر جانور چلاتے تھے مگر مدینۂ پاک کو دیکھتے ہی وہاں جلد پہنچ جانے کے لیے سواری تیز فرما دیتے تھے، اسی محبت کا اثر ہے کہ مسلمان مدینے پر دل و جان سے فِدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۱۹)

مدینہ اس لیے عطّار جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص283)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کی برکتوں کو سمیٹنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔ عموماً دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے مساجد میں ٹھہرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ حدیثِ پاک میں اس خوش نصیب کے بارے میں تین (3) باتیں ارشاد فرمائی گئیں (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد...الخ، ۱/۱۶۹،

www.dawateislami.net

رقم:۳-۵۰۳ ماخوذاً) آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

بخت کُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمتوں اور برکتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالِب آئے گی) لوگ اسے یَثرِب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے، (یہ بستی) لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو صاف کر دیتی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ... الخ، ۲/۵۰۹، حدیث: ۲۷۳۷)

www.dawateislami.net

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کھا جانے کے معنی یہ ہیں کہ یہاں کے لوگ تمام ملکوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال اور خزانے مدینے میں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شام، فارس اور رُوم کے خزانے مدینے پہنچے (مزید فرماتے ہیں کہ) مدینۂ منورہ کے نام سو (100) سے بھی زیادہ ہیں، طیبہ، طابہ، بطحےٰ، مدینہ، اَبْطَح وغیرہ، ہجرت سے پہلے لوگ اسے یثرب کہتے تھے، اس لیے کہ یہاں قومِ عَمَالِقَہ کا جو پہلا آدمی آیا اس کا نام یثرِب تھا۔ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو مدینۂ منورہ کو یثرب کہے وہ توبہ کرے، حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جو ایک بار اسے یثرب کہے وہ بطورِ کفّارہ دس (10) بار مدینہ کہے۔ صُوفیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث وہاں مر کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی نعش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی وہاں کا عاشق دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی نعش مدینۂ منورہ پہنچا دیتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۱۶-۲۱۵ ملخصاً وملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ جس طرح زنگ آلود لوہا اگر بھٹی میں ڈال دیا جائے، پھر مقررہ وقت پر اسے نکالا جائے تو اس پر میل کچیل کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا، اسی طرح مدینۂ طیبہ بھی اپنی پُر کیف فضاؤں میں آنے والوں کو صاف سُتھرا کر دیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے بار بار وہاں جانے بلکہ وہاں پر دفن ہونے کی بھیک طلب کرتے رہیں کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت کی بات ہو سکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب شہر یعنی مدینۂ منورہ میں موت اور ہزاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے وجودِ مسعود کے فیوض و برکات سے مالا مال بقیعِ پاک میں دفن ہونے کی نعمت عطا فرمادے کہ وہاں پر مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہو جانا مقدر والوں کا

www.dawateislami.net

ہی حصہ ہے۔

نبیِ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے کہ (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّت البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا حتّٰی کہ حرمینِ شریفین کے درمیان انہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔(ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶)...الخ، ۵/ ۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مدینے پاک میں مرنے اور بقیع پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائل بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوا کہ مدینے شریف کو یثرب کہنا منع ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم یہ لفظ بولنے اور لکھنے سے بچیں۔ افسوس کہ اب جہالت کا دور دورہ ہے، بعض نادان مسلمان علمِ دین سے دُوری کی بنا پر مدینے پاک کا ذکرِ خیر کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں بیان کردہ ناموں کے بجائے لفظِ یثرب لکھتے اور پڑھتے ہیں، حالانکہ لفظِ یثرب اپنے معنی کے اعتبار سے کسی بھی طرح مدینے شریف کے شایانِ شان نہیں، جیسا کہ

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یثرِب کا معنی ہے "مصیبت و آفات کی جگہ"، چونکہ پہلے یہ جگہ بڑی بیماریوں والی تھی اس لیے یثرِب کہلاتی تھی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے طَیْبَہ یعنی صاف کی ہوئی زمین ہوگئی اب وہ جگہ بجائے دارُ الوَباء (یعنی مقامِ مصیبت) کے دارُ الشِّفاء بن گئی۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۹۴)

www.dawateislami.net

عاشقانِ رسول کے لئے اس لفظ سے بچنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پاکیزہ شہر کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ قَالَ لِلْمَدِیْنَۃِ یَثْرِبَ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ الْمَدِیْنَۃَ عَشَرَ مَرَّاتٍ** یعنی جو شخص (غیر ارادی طور پر) مدینے کو یثرب کہہ بیٹھے اسے کفّارے کے طور پر دس (10) مرتبہ مدینہ کہنا چاہئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الامکنۃ والازمنۃ، فضائل المدینۃ... الخ، الجزء ٦، ١٢/١١٦، حدیث: ٣٤٩٣٨)

مدینے شریف کو یثرب کہنا تو اس قدر بُرا ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے مدینۂ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز وگناہ قرار دِیا ہے چنانچہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مدینہ طَیّبہ کو یَثرِب کہنا ناجائز وممنوع اور گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو مدینے کو یَثرِب کہے اُس پر توبہ واجب ہے، مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔ علّامہ مُناوِی (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) جامعِ صغیر کی شرح میں فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینۂ طِیبہ کا یَثرِب نام رکھنا حرام ہے کہ یَثرِب کہنے سے توبہ کا حکم فرمایا اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ٢١/١١٦ بتغیر قلیل)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے ... اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ٣١٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمین شریفین کی برکتوں سے مالامال ہونے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی

www.dawateislami.net

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف بنام **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کا مُطالعہ فرمائیے۔ جس میں آپ نے زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، مستورات کی 6، علمائے اَہلسنّت کی 17، جنات کی 7 اور حیوانات کی 9 عِشق و محبت سے بھرپور حکایات تحریر فرمائی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادت پا کر شہرِ مُصْطَفٰے کی زِیارت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے دل و جان کی تسکین کا باعث ہے، عُشّاقِ مدینہ اِس کی جُدائی میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینے شریف کی جُدائی اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو خُوش قسمت سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسِین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔

آیئے! اب ہم عاشقانِ مدینہ کے عشق و مستی سے بھرپور واقعات سن کر اپنے دلوں میں محبتِ مدینہ کو بڑھانے اور ذکرِ مدینہ سے برکتیں پانے کی سعادت حاصل کریں:

امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصًا)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ   او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک   حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

شرحِ کلامِ رضا: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یادرکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یادرکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سفرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے

www.dawateislami.net

دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہوگئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے لمبا ہو جانے سے زیادہ مجھے سرکارِ اعظم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے در کی حاضری کی فکر تھی۔ بُخار نے شدت اختیار کی لیکن میں نے اس حالت میں بھی درِ حبیب کی حاضری کا ارادہ کرلیا، مکے شریف کے علمائے کرام نے کہا کہ آپ تو شدید بیمار ہیں اور سفر بھی کافی لمبا ہے (لہٰذا اپنا ارادہ بدل دیجئے)! میں نے عَرض کی: اگر سچ پُوچھئے تو در حقیقت میرے یہاں آنے کا اصل مقصد مدینۂ منورہ کی زیارت ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے اپنے گھر سے چلا، مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ اگر زیارتِ مدینہ نہ ہو تو حج کا کچھ مزہ نہیں آتا۔ اُنہوں نے پھر روکا اور مجھے میری حالت یاد دلائی۔ میں نے ان کے سامنے یہ حدیثِ پاک پڑھی: مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کِیا اور میری (قبر کی) زِیارت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللهُ السَّلَام نے فرمایا: آپ ایک بار پہلے بھی تو زِیارت کر چکے ہیں۔ جواباً میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارت لازمی ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کی بارگاہ) تک پَہُنچ جاؤں۔ رَوضَۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے — اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا — پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضَت کدھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۳-۲۰۲)

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ان دو (2) اشعار کے ذریعے اپنے دونوں مرتبہ کے سفرِ حج کی منظر کشی فرمائی ہے۔ الله عَزَّوَجَلَّ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دو (2) بار حج کی سعادت سے مُشَرَّف فرمایا تھا، پہلا حج فرض جبکہ دوسرا نفلی تھا،

1...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

2...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص۱۴۵ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس مبارک سفر کے بارے میں پوچھا جاتا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو یہ نہ فرماتے کہ بَیْتُ اللہ کے حج کے لئے جارہاہوں بلکہ فرماتے کہ حاضری طَیْبَہ کا ارادہ ہے، مراد یہ ہے کہ حج سے میرا مقصودِ اصلی درِ رسول کی حاضری ہے کہ یہی تو وہ در ہے کہ جس کے طفیل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ اپنے مُقدَّس گھر کی زیارت کے شرف سے نوازا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاّمہ کاظمی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خارِ مدینہ

غزالیِ زماں حضرت علاّمہ سیِّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوّرہ کی پہلی حاضری کے موقع پر میرے پاؤں میں ایک کانٹاچُبھ گیا، جس سے سخت تکلیف ہورہی تھی، نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مکے مدینے کے کانٹوں سے مَحبّت یاد آگئی تو میں وَہیں رُک گیااور پاؤں سے کانٹانہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود دَرد رُک گیا۔

(انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۵۳ بتغیر قلیل)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان "سامانِ بخشش" میں مدینۂ منورہ کے کانٹوں سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے — کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص ۱۳۱)

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفِیَّت رہی اُسے کَما حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر

www.dawateislami.net

اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ(Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے(یعنی دائرے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوزو گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھَڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اورآپ اپنے اِن اَشعار کے مِصداق نَظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھَٹتا ہو سینہ
وردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چَلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق واُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِمدینہ!تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزَدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۵)

بِالآخر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہوجانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سر زمین پر پہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۰۲)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اُس پاک سرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سفرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بِہہ رہاتھا۔اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔جب تک مَدِیۡنَۂ مُنَوَّرہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔(تعارف امیر اہلسنت، ص ۳۲ تا ۳۴ ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبِیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج وعمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکَرم سے دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے 100 سے زائد شُعۡبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعۡبَہ جات میں سے ایک شُعۡبَہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَربِیَت کرنے،اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصۡطَفوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبلّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کیَمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے

www.dawateislami.net

مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں "رَفِیقُ الْحَرَمَین" اور "رَفِیقُ الْمُعْتَمِرِیْن" بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی بھی چند خُصوصیات کے مُتَعلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

❀رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے مدینۃُ المنوَّرہ کے نام ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے 100 نام تحریر فرمائے ہیں ❀مدینۃُ المنوَّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کا نام طابہ رکھا ❀سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ الْمنوَّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کر دیتے ❀مدینۃُ المنوَّرہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ❀یہاں کا گردو غبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب القلوب، ص ۲۲) ❀جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۃُ المنوَّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحْمت کے تحفوں سے اُس کا اِستِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۱۱) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ ٔمنوَّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ❀ یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے ❀ جو وُضو کر کے آئے اور مسجدِ نَبوِی شریف میں نماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے ❀ حجرہ ٔمبارکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے ❀ مسجدِ نَبوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے (ابن ماجه ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث ۱۴۱۳) ❀ مدینہ ٔمنوَّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں ❀ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوق نعت، ص ۱۳۱)

بَیان کا خُلاصہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ:

❖ مکے مدینے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سی خصوصیات سے آراستہ فرمایا ہے۔

❖ مکہ و مدینہ وہ مقدس ترین شہر ہیں کہ جن کا ذکرِ خیر رَبّ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا نیز ایک مقام پر شہر مکہ کی قسم بھی ارشاد فرمائی۔

❖ مدینے میں مرنے والے خوش نصیبوں کے لئے حدیثِ پاک میں شفاعت کی خوشخبری بیان فرمائی گئی ہے۔

❖ جب سفر سے واپسی پر مدینے شریف میں مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ محبتِ مدینہ کے سبب اپنی سواری کی رفتار تیز فرما دیا کرتے تھے۔

❖ خلیفہ ٔثانی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ مدینے شریف میں شہادت کی

www.dawateislami.net

دُعا مانگا کرتے تھے۔

- ❖ مدینۂ منورہ طاعُون کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔
- ❖ مکہ و مدینہ فتنۂ دجّال سے محفوظ رہیں گے۔
- ❖ مدینۂ منورہ ایسی انوکھی بھٹی ہے جو لوگوں کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔
- ❖ علمائے کرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے مدینۂ منورہ کو یثرب کہنا گناہ و حرام قرار دیا ہے۔
- ❖ مدینے شریف کو یثرب کہنے والے کے لئے حدیثِ پاک میں کفارے کے طور پر دس(10) مرتبہ مدینہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے طفیل ہمیں بھی بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

1۔۔۔مشكاة الصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ١/٩٧، حديث: ١٧٥

www.dawateislami.net

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمان مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ❀ "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ [1] ❀ پتّھر کا سُرمہ اِسْتِعْمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجَل زینت کی نِیَّت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ [2] ❀ سُرمہ سوتے وقت اِسْتِعْمال کرنا سُنَّت ہے۔ [3] ❀ سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ [4] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

1...ابن ماجه، ۱۱۵/۴، حديث: ۳۴۹۷

2...فتاوىٰ هندية، ۳۵۹/۵

3...مرآۃ المناجیح، ۱۸۰/۶

4...شُعَبُ الْاِيمان، ۲۱۸/۵-۲۱۹

www.dawateislami.net

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۶۹-۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (4)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net